مطبوعات

پیام امین تالیف مولانا محمد عبداللہ صاحب منہاس سابق ایڈیٹر اخبار وکیل - ضخامت ۲۰۴ صفحات چھوٹی تقطیع - قیمت درج نہیں - ملنے کا پتہ: منیجر شرکت ادبیہ، شریف گنج، امرت سر -

یہ کتاب قرآن کی صداقت اور عظمت وجلالت پر ایک بیش قیمت تصنیف ہے - مصنف نے غیر مسلم محققین اور منصف مزاج اہل نظر کے ان بے شمار اقوال کو یکجا کر دیا ہے جو قرآنی صداقت سے متاثر ہو کر ان کی زبان وقلم سے نکلے ہیں - گو قرآن اپنی صداقت میں کسی مغربی یا مشرقی مفکر کی تائید و شہادت کا قطعاً محتاج نہیں، وہ سورج کی طرح آپ ہی اپنی حقانیت کی دلیل ہے، مگر پھر بھی یہ اعترافات جو قرآن کو نہ ماننے والوں کے منہ سے اضطراراً نکلے ہیں، قرآن کی گہری اور بے پایاں سچائی اور بزرگی کا ایک مزید ایقان و اذعان پیدا کرتے ہیں - اس لحاظ سے فاضل مولف کی یہ کوشش نہایت ہی قابل قدر اور سعید کوشش ہے جسے نہ صرف مسلم حلقوں میں پہنچنا چاہیئے بلکہ غیر مسلم اور بالخصوص "مسلم نما غیر مسلم" حضرات کے ہاتھوں میں اسے دینا چاہیئے تاکہ انھیں معلوم ہو کہ یہ قرآن، جسکے متعلق انہوں نے مطالعہ کیے بغیر ایک متعصبانہ رائے قائم کر لی ہے، ان سنجیدہ اہلِ علم سے کس طرح خراج تحسین وصول کرتا ہے جنہوں نے اس کا کسی نہ کسی حد تک مطالعہ کیا ہے -

مصنف نے بڑی ہی کاوشوں سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے - بقول خود انھیں اس کی ترتیب و تدوین میں مختلف زبانوں کی تقریباً تین سو کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑی ہے - شروع میں قرآن کی ترتیب واشاعت پر ایک مختصر تاریخی تبصرہ ہے - اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کے

کن کن زبانوں میں، کب اور کتنے ترجمے اب تک ہو چکے ہیں۔ پھر ان تمام اقوال و آراء کو جمع کر دیا ہے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اگرچہ انھوں نے بیشتر مقامات پر اصل ماخذ کا حوالہ دیدیا ہے مگر اکثر اقوال بغیر حوالہ کے بھی ہیں حالانکہ اس کی شدید ضرورت تھی۔ اسی طرح کہیں کہیں کسی اقتباس کے درمیان میں بعض جملے ایسے آجاتے ہیں جو حقیقت کے خلاف اور قائل کی ناقہمی یا اس کے تعصب کا نتیجہ ہیں۔ ضرورت تھی کہ حاشیہ میں اس کی تردید کر دی جاتی تاکہ ناواقف شخص کو دھوکہ نہ لگ جائے۔

جمع و ترتیب قرآن کے متعلق مولف کے نظریہ سے ہم متفق نہیں ہیں۔ قرآن کا جمع اور اسکی تدوین و ترتیب بھی اسی طرح توقیفی ہے جس طرح ایک سورہ کی آیتوں کی باہمی ترتیب۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ صرف ایک حصہ کی ترتیب و تدوین ہی آنحضرت صلعم کے حین حیات میں ہوئی تھی اور باقی کام بعد میں صحابہ کے ہاتھوں سرانجام پایا۔ صحابہ کرام نے صرف اتنا کیا کہ قرآن کے متفرق و منتشر اجزاء کو حسب ترتیب نبوی ایک جلد میں یکجا کر دیا۔ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ کی حجت بالغہ اس حقیقت کی شاہد عدل ہے۔

سید البشر تالیف مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی۔ ضخامت ۸۰ صفحات قیمت ۲ر ملنے کا پتہ: میاں سعید احمد خانصاحب دروازہ نندیالی، فریدکوٹ اسٹیٹ (پنجاب)۔ دفتر ترجمان القرآن سے بھی مل سکتی ہے۔

اس کتاب میں بائبل سے ایسی پچاس بشارتیں درج کی گئی ہیں جو نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق انبیائے سابقین پر نازل ہوئی تھیں۔ ہرچند کہ حق کے معاند اور رسول اللہ کے حاسد اہل کتاب نے جوشِ تعصب میں ان تمام آیات کو اپنی کتابوں سے یا تو بالکل ہی نکال ڈالنے کی ناپاک کوشش کی یا کم از کم انھیں محرف کر ڈالا جن میں آنحضرت کی آمد کی کھلی نشانیاں اور غیر مبہم بشارتیں موجود تھیں۔ لیکن اس تمام کوشش کے باوجود وہ اپنے شیطانی مقاصد میں کامیاب نہ ہوئے

اور اب بھی صدہا آیات ایسی موجود ہیں جن میں صداقت کا نور چمک رہا ہے اور تمام اہل کتاب پر رسول موعود کی سچائی کے بارے میں اتمام حجت کر رہا ہے۔ فاضل مصنف نے انھیں آیات میں سے مختلف صحیفوں کی بچاس پیشین گوئیوں کو جمع کر دیا ہے۔ جن میں سے بعض تو بالکل صریح اور واضح ہیں اور بعض بانداز کنایہ و استعارہ کسی قدر مبہم ہیں۔ لیکن مصنف نے ہر پیشین گوئی نقل کرنیکے بعد اس پر مختصر تشریحی نوٹ لکھکر اس پردۂ ابہام کو بھی اٹھادیا ہے۔ موصوف نے اس مجموعہ کو مرتب کرکے جو سعادت حاصل کی ہے وہ ہر طرح سے مبارک ہے۔ قرآن کے طالب علموں اور دینی مناظروں کے مطالعہ کی خاص چیز ہے۔

مصنف کو انجیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ تحریر کرتے وقت اپنے قلم کو کسی قدر اور محتاط رکھنا چاہیے تھا۔ اسی طرح بحیرا راہب کے واقعہ سے استناد کرنے سے بھی محترز رہنا چاہیے تھا۔ یہ واقعہ تاریخی تحقیقات کی کسوٹی پر کسی طرح صحیح نہیں ثابت ہوتا اور اس کو تسلیم کر لینے سے سوائے اس کے کوئی فائدہ نہیں کہ یورپ کے متعصب ائمہ جہل کو ذات قدسی صفات پر حملے کرنے کا ایک اوچھا ہتھیار مل جاتا ہے۔

سیرت سید احمد شہیدؒ | تالیف مولوی سید ابوالحسن علی صاحب ندوی۔ ضخامت ۴۶۴ صفحات قیمت مجلد عـ؎

ملنے کا پتہ: معین الدین صاحب، کتابخانہ۔ محمد علی لین۔ لکھنؤ۔

یہ اس پاکباز انسان کے سوانح حیات ہیں جو بیک وقت فقیر بے نوا بھی تھا اور سلطان وقت بھی، خانقاہ کا کنج نشین بھی تھا اور میدان کا مرد غازی بھی، یعنی وہ جو ایک واقعی مرد مومن اور اس آخری دور میں اسلام کی صحیح تصویر تھا اور جسے دنیا نے مجدد اسلام اور امیر المومنین کے ناموں سے یاد کیا۔ مولف موصوف چونکہ خود اسی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے جو حالات اور واقعات انھیں میسر آسکے ہیں شاید دوسروں کی وہاں تک رسائی نہ ہوتی۔ چنانچہ کتاب کی جامعیت، اسکا انداز بیان اور طرز تالیف اس امر پر شاہد ہے کہ اس سے پہلے جو کتابیں سید صاحب کے حالات میں لکھی گئی ہیں انہیں اس سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ اس

کتاب میں سید صاحب مجددؒ کی سیرت، آپکے سوانح زندگی، آپکی تبلیغ و ہدایت، آپکی تنظیم ملّی اور آپکے تمام مجاہدانہ معرکوں کا حال تفصیل سے اور دلنشین اسلوب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں آپکے مشہور خلفاء کے مختصر حالات بھی دیدیئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جب امام وقت اور علمبردار نور نبوت بالاکوٹ کے میدان میں، قضائے الٰہی کے دامنوں کے اندر روپوش ہو گیا تو اسکے فیض یافتہ سرفروشوں نے کیا کیا کارنامے سرانجام دیئے۔

جو مسلمان "تلاش حق" اور "میری کہانی" میں فلاح و نجاح کی راہیں ڈھونڈھ رہے ہیں انھیں چاہیے کہ ایک نظر اس کتاب کا بھی مطالعہ کریں تاکہ انہیں اندازہ ہو کہ ایک مسلمان کی شان اور حیثیت کیا ہوتی ہے؟ وہ کس نگاہ سے دنیا کو دیکھتا اور کس دماغ سے مسائل کو سوچتا ہے؟ اسکی زندگی کا مشن کیا ہے؟ دنیا میں زندہ رہنے اور کفر سے لڑکر اسے مغلوب کرنیکا طریقہ کیا ہے؟ اور جو مسلمان دشمن کے سامنے اسلام یا جزیہ یا تلوار کے سوا تیسری چیز پیش کرنیکا خدا کی طرف سے قطعاً مجاز نہیں ہے، اس کے لیے اقلیت اور اکثریت کے جھگڑوں میں الجھنے کی کونسی گنجائش ہے؟

کتاب زیر تبصرہ میں مصنف نے اس حقیقت کو قوی شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ سید صاحب کے جہاد کا مقصد صرف پنجاب ہی کے مسلمانوں کو سکھوں کے ناروا مظالم سے نجات دلانا نہ تھا بلکہ خدا کی زمین میں کفر کی بادشاہی کو مٹا کر اسلامی نظام حکومت اور خلافت الٰہی کا قیام تھا، اور آپ کے سامنے صرف سکھ ہی نہ تھے بلکہ انگریز بھی تھے، لیکن مقتضائے وقت کی بنا پر ابتدا سکھوں سے کی گئی اور جنگ شروع کرنے سے پہلے صاف لفظوں میں آپ نے سکھ مہاراجہ کو لکھ بھیجا کہ (۱) یا تو اسلام قبول کرو (۲) یا اطاعت قبول کرکے جزیہ دو (۳) یا آخر میں لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ لیکن مسلمانوں کی یہ کیسی سخت بدنصیبی ہے کہ اب کفر کی شوکت سے مرعوب ہو کر وہ نہ صرف یہ کہ اسلامی حکومت کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں، بلکہ غیر مسلموں کی خوشامد میں اپنی تاریخ کو بھی بدل رہے ہیں اور انہیں یقین دلا رہے ہیں کہ حضرت سید احمد بریلوی اور شاہ اسماعیل شہید کا جہاد حکومت شرعی قائم کرنے کیلیے نہ تھا۔ ابھی حال میں ایک بزرگوار نے کانگریس کی حمایت میں مذہب کو سیاست سے علیحدہ رکھنے کی تبلیغ میں ایک کتاب لکھی ہے اور اسکا نام رکھا ہے "مسلمانوں کا روشن مستقبل"۔ اس کتاب میں آپ نے بے تکلف لکھ مارا ہے کہ "مگر یہ (یعنی قیام حکومت) آپکے مشن کے خلاف تھا" اور نتیجہ یہ نکالا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے دماغ سے شرعی حکومت قائم کرنیکا سودا نکال دینا چاہیے۔ افسوس ہے اس کتمان حقیقت پر اور سلام ہے مسلمانوں کے ایسے "روشن مستقبل" کو جس میں اسلام کی حکومت کا سودا ہی ان کے سر سے نکل جائے۔ یہ سودا نکلنے کے بعد مسلمان ہوگا کہاں کہ اس کا کوئی مستقبل ہو اور وہ روشن بھی ہو!